خدیجۃالکبریٰ

مجلہ بنات

شمارہ 9

- خواتین کے بازار جانے کے آداب
- فیملی وی لاگنگ کی لعنت
- محاذ پر موجود ایک مجاہد کی اہلیہ کے ساتھ انٹرویو



UMAR MEDIA

ادارہ عمر برائے نشرواشاعت

فہرست مضامین

اداریہ بلوچستان، پرامن مزاحمت کو مسلح رنگ دینے کی ریاستی کوشش

بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ، اپنے قدرتی وسائل اور جغرافیائی اہمیت کے باوجود کئی دہائیوں سے سیاسی، سماجی اور انسانی حقوق کے مسائل کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔ یہاں کے عوام کی ایک بڑی تعداد اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتی رہی ہے، لیکن ان کی یہ جدوجہد اکثر ریاستی اداروں کے سخت ردعمل اور کریک ڈاؤن کا شکار ہوجاتی ہے۔ حالیہ برسوں میں، اس سلسلے میں بلوچ یکجہتی کمیٹی کی صورت سامنے آئی ہے۔ جنھوں نے بلوچ عوام کے حقوق کی جنگ کو نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی سطح پر اجاگر کردیا ہے۔ جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور صوبے کے وسائل کی لوٹ مار کے خلاف یہ پرامن غیرمسلح مزاحمتی تحریک غیرمعمولی جدوجہد کرتی آ رہی ہے۔

بلوچ یکجہتی کمیٹی بنیادی طور پر پرامن رہی ہے۔ اس تحریک نے روایتی مسلح مزاحمت سے ہٹ کر ایک نیا راستہ اپنایا، جس میں سڑکوں پر احتجاج، دھرنے اور عوامی جلسوں کے ذریعے آواز اٹھائی گئی۔ 2023 کے لانگ مارچ کے دوران، ہزاروں لوگوں نے شرکت کی اور یہ پیغام دیا کہ بلوچ عوام اپنے حقوق کے لیے متحد ہیں۔ اس تحریک کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں خواتین اور بچوں سمیت ہر طبقے نے حصہ لیا، جو اسے ماضی کی مسلح تحریکوں سے ممتاز کرتی ہے۔

بلوچ یکجہتی کمیٹی کے آگے بڑھنے کے ساتھ ہی پاکستانی ریاستی اداروں نے اسے دبانے کے لیے متعدد اقدامات اٹھائے۔ دسمبر 2023 میں جب لانگ مارچ اسلام آباد پہنچا، تو مظاہرین پر لاٹھی چارج، واٹر کینن اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ درجنوں افراد کو گرفتار کیا گیا، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ اس کے بعد بھی بلوچستان کے مختلف شہروں میں احتجاجی دھرنوں اور مظاہروں پر کریک ڈاؤن کا سلسلہ جاری رہا۔ حال ہی میں مارچ 2025 میں، کوئٹہ میں ایک پرامن دھرنے کے دوران مہرنگ بلوچ اور ان کے کئی ساتھیوں کو مبینہ طور پر گرفتار کیا گیا، جس کی انسانی حقوق کی تنظیموں نے شدید مذمت کی۔



ایک طرف تحریک طالبان پاکستان تو دوسری طرف بلوچ قومی تنظیمیں اور اس کے ساتھ ساتھ سیاسی اختلافات کو دیکھتے ہوئے یہی کہا جا سکتا ہے کہ ملک میں رائج اس نظام سے عوام ناخوش ہے، لہذا ایسا نظام لایا جائے جو اسلامی بھی ہو اور ہر قوم کو ان کے حقوق دلانے والا نظام ہو۔

عائشہ فاروق

امت مسلمہ میں جہادی شعور کی کمی اور بیداری

جہاد دین کی سربلندی کا ایک اہم ذریعہ ہے اور ایک وسیع ترین سوچ ہے، جو ہر مسلمان مرد و عورت کی دین کے دفاع کے لیے کی جانے والی کوششوں کا نام ہے۔ جس کی پاکستان میں جیتی جاگتی مثال تحریک طالبان پاکستان ہے۔ بدقسمتی سے آج امت مسلمہ جہاد کے حقیقی معنی کو بھلا بیٹھی ہے اور اسی کمزوری کی وجہ سے دشمنانِ اسلام و مغربی طاقتیں جمہوریت کی شکل میں ہم پر حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ امت مسلمہ کو اپنے وقار کو بحال کرنے کے لیے جہاد کے جذبے کو بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے اور خصوصی طور پر پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دینے کی ضرورت ہے جس نے اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں نچھاور کر دیا ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذاتی، معاشرتی، سیاسی، لسانی اور مسلکی مفادات کو پس پشت ڈال کر اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے جہاد میں حصہ لیں۔

آج امت مسلمہ کی اکثریت اپنے دین کے بنیادی اصولوں سے ناآشنا ہو چکی ہے۔ جہاد کی روح کو سمجھنے کی بجائے اسے محض جنگ و جدل تک محدود نام دے دیا گیا ہے، جبکہ قرآن و حدیث میں اس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔

افسوس صدافسوس کہ آج امت مسلمہ فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ یہ اندرونی اختلافات ہمیں کمزور کر رہے ہیں اور دشمن ہماری اس کمزوری سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ مغربی نظریات اور طرزِ زندگی کو اپنانے کی وجہ سے امت مسلمہ اپنی اسلامی روایات اور اصولوں سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے حکمران ذاتی مفادات میں گھرے ہوئے ہیں اور امت کے اجتماعی مسائل سے لا پروا ہیں۔آج امت مسلمہ کو جمہوری قیادت کے بجائے ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے جدوجہد کی ترغیب دے، جس کا بہترین پلیٹ فارم تحریک طالبان پاکستان ہے۔

جہاد صرف میدانِ جنگ میں لڑنے کا نام نہیں بلکہ مجازی طور پر اس کا معنی ہر وہ کوشش جو اللہ کے دین کی سربلندی اور امت کی فلاح کے لیے کی جائے وہ جہاد کے زمرے میں آتی ہے۔ امت مسلمہ کو اپنی کمزوریوں کا جائزہ لے کر جہاد کے حقیقی مفہوم کو سمجھنا ہوگا اورتحریک طالبان پاکستان کے ساتھ مل کر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تاکہ ہم ملک پاکستان کو اس کے مقصد اصلی تک پہنچائیں، دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرسکیں اور آخرت میں بھی آللہ کے حضور سرخ رو ہو سکیں۔



فاطمہ نور

خواتین کے بازار جانے کے آداب

اکثر خواتین نے یہ محسوس کیا ہوگا کہ ،کبھی کبھار ہم کوئی ایسی بات یا ایسی حرکت کرلیتی ہیں جو ہمارے مزاج ،نظرئیے اور کردار کے خلاف ہوتا ہے اور بعد میں ہمیں اس پر خجالت اور شرمندگی ہوتی ہے کہ کاش ایسا نہ کیا ہوتا ،اور اکثر ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ہم نامانوس ماحول یا لوگوں میں ہوتے ہیں جن سے ہماری نظریاتی یا مزاجی مطابقت نہیں ہوتی، یا اپنے گھر سے باہر ہوتے ہیں۔ یعنی ماحول کا انسان پر اثر ہوتا ہے اس لیے ایسے موقعوں پر جاتے ہوئے اپنے آپ کو ذہنا کو تیار کرلینا چاہئے ۔ ایسا ہی ایک مقام بازار بھی ہیں ۔

بازاروں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شیطان کا اڈہ ہوتے ہیں ۔

يقول الرسول صلى الله عليه وسلم:
لا تكونن إن استطعت أول من يدخل السوق ولا آخر من يخرج منها، فإنها معركة الشيطان، وبها ينصب رايته ۔ (صحيح مسلم)

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " کوشش کرو کہ تم ہرگز باراز میں داخل ہونے والے پہلے شخص نہ بنو اور نہ ہی آخر میں اس سے نکلنے والے بنو ،کیونکہ یہ (بازار) شیطان کی لشکر گاہ ہیں اور وہاں اس نے اپنے جھنڈے گاڑے ہوئے ہوتے ہیں۔"

ایک روایت ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :" أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا ، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا"(مسلم)

ترجمہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ" اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ مقامات مساجد ہیں ،اور ناپسندیدہ ترین مقامات بازار ہیں۔"

اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ بازار میں ہر طرف دنیاوی مال ومتاع اپنی طرف کھینچتا ہوا موجود ہوتا ہے ،جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل بنادیتا ہے ۔غفلت کی وجہ سے شیطان وہاں انسان کو آسانی سے شکار کرسکتا ہے جس کے مناظر ہر طرف نظر آتے ہیں ۔ شیطان ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتا ہے جب انسان کا نفس دنیا کی طرف مائل ہو ،اور بازار میں انواع و اقسام کی چیزیں دیکھ کر انسان کا نفس خواہش ، طلب ، احساس کمتری ، ناشکری دکھاوے کی طرف مائل ہونے کی



وجہ سے ویسے ہی کمزوری کا شکار ہوتا ہے کہ ایسے میں اگر مخالف جنس کا میلان بھی شامل ہو جائے تو انسان پھسلنے کو تیار بیٹھا ہوتا ہے ۔

وقال ميثمٌ - رجلٌ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - : "بَلَغَنِي أَنَّ المَلَكَ يَغْدُو بِرَايَتِهِ مَعَ أَوَّلِ مَنْ يَغْدُو إِلَى المَسْجِدِ ، فَلاَ يَزَالُ بِهَا مَعَهُ حَتَّى يَرْجِعَ ، فَيَدْخُلَ بِهَا مَنْزِلَهُ ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَغْدُو بِرَايَتِهِ مَعَ أَوَّلِ مَنْ يَغْدُو إِلَى السُّوقِ " (رواه ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (183/5) وقال ابن حجر : "موقوف صحيح)

ترجمہ : ایک صحابی میثم رضی اللہ عنہ سے موقوفا روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ"مجھ تک یہ حدیث پہنچی کہ " فرشتہ صبح اپنا جھنڈا لیکر اس شخص کے ساتھ مسجد جاتا ہے جو سب پہلے مسجد پہنچتا ہے ،اور اس کے ساتھ ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ بھی اس کے گھر میں رہتا ہے ۔اور شیطان بھی اپنا جھنڈا لیکر صبح اس شخص کے ساتھ بازار میں داخل ہوتا ہے جو سب سے پہلے بازار آتا ہے ۔"

شیطان کا اڈہ ہونا اپنی جگہ لیکن بازار کا قیام اور وہاں خرید و فروخت کرنا منع نہیں ہے۔ کیونکہ شیاطین کا مرکز تو بیت الخلاء بھی ہوتے ہیں ،جس طرح بیت الخلاء انسان صرف ضرورت کے مطابق ہی استعمال کرتا ہے اسی طرح بازار کو بھی حسب ضرورت ہی استعمال کرنا چاہیے۔ یہی بازار کی حقیقت ہے ، جس طرح آج بیت الخلاء کو شیشوں سے چمکا دمکا کر اور ٹب میں پورا دن پڑے رہنے کا رواج ڈالا گیا ہے ،اسی طرح بازار کو بھی پارک کی طرح استعمال کرنے کا رواج دینے کی کوششیں کی گئی ہیں ۔ اور خاصی کامیاب ہیں ۔ لیکن جس طرح ہم نے بیت الخلاء کی حیثیت کو مد نظر رکھا ہوا ہے اسی طرح بازار کی حیثیت کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے ۔بازاروں کی کثرت یا خرید و فروخت اور تجارت کی کثرت کو حدیث میں قیامت کی علامات میں " تقارب الاسواق" کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے ۔

اس موضوع کی اہمیت کو سمجھنے کے بعد مختصرا خواتین کے لیے بازار جانے کے آداب بیان کئیے جاتے ہیں تاکہ ہم ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رہ سکیں ۔

1 بنیادی طور پر خواتین کے لیے بازار جانا درست نہیں ہے ۔ اصل میں بازار دنیا بھر کے مردوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ ہے ۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عموما آزاد خواتین اپنی تجارت بھی کرتی تھیں لیکن بازار سے دور رہتی تھیں ، بازار میں باندیاں یا پھر وہی خواتین بازار جاتیں جنہیں مجبوری تھی ۔ اس لئیے ہر ممکن کوشش کی جائے کہ گھر کے مردوں سے ہی ہر سامان منگوائیں ۔ آجکل تو یہ اور بھی آسان ہے ،دکان پر کھڑے ہوکر گھر بیٹھی خواتین کو سب کچھ دکھایا جاسکتا ہے ۔ ہاں اگر خاص ضرورت ہو تو بھی محارم کے ساتھ ہی جایا کریں یا پھر بڑی عمر کی خواتین کو جانا چاہیے ۔لڑکیوں اور بچیوں کو بلا ضرورت بازاروں میں پھرانے سے اجتناب

کرنا چاہیے ۔اصل میں ہمارے ہاں بازار کو سیر و تفریح کی جگہ سمجھا جاتا ہے ۔ اگر بچیوں اور خواتین کو تفریح کے مناسب مقامات پر لے جایا کریں تو ان کے اندر بازار میں پھرنے کا شوق ہی پیدا نہ ہو ۔

2 گھر سے نکلنے سے پہلے اپنے آپ کو یہ سمجھائیں کہ ہمیں محتاط رہنا ہے ۔اور شریعت کی پاسداری کرنی ہے اور مسلم عورتوں کے لئے ایک مثال بننا ہے کہ ایک مسلمان عورت کو گھر سے باہر کیسے لگنا چاہیے ۔ کیا معلوم ہمیں دیکھ کر کسی خاتون یا مرد کو بھی شریعت پر عمل کرنے کا خیال آئے اور ہم اس کا سبب بننے پر ماجور ہوں ۔(یعنی ان کو ہدایت نصیب ہو اور ہمیں اجر ملے)

3 آیت الکرسی اور بازار وغیرہ کی دعائیں لازما پڑھ لیں ۔

4 بازار ایسے وقت جائیں جب نہ تو بہت زیادہ رش ہو اور نہ ہی بالکل دکانیں خالی ہوں ۔ خصوصا جب آپ بغیر محرم کے جارہی ہوں ۔

5 بازار میں اپنی چال ڈھال ،انداز و اطوار اور پردے کا خاص خیال رکھیں ۔خوشبو اور زیب و زینت سے بچیں ۔ برقع سادہ اور زیادہ چوڑیاں جیولری اور ٹک ٹک کرتی چپلوں اور جوتوں سے اجتناب کریں ۔ آنکھوں پر سرمہ کاجل نہ لگائیں ،اونچی آواز میں بولنے اور اپنے گھر کی باتیں کرنے سے گریز کریں ۔کیونکہ آپ کسی شادی میں نہیں بلکہ نامحرموں کے ہجوم میں جارہی ہیں جن میں اکثر مرد شہوت پرست ہیں ۔

6 آوارہ افراد اور مردوں کی بھیڑ میں جانے سے گریز کریں ۔ ممکن ہو تو غیر محسوس انداز میں راستہ بدل دیں ۔ زیادہ شرمانے لجھانے اور جھجھکنے کے بجائے باوقار سنجیدہ اور بردبار نظر آنے کی کوشش کریں ۔

7 درزی جیولری اور میک اپ کی دکان پر چیزوں کو چیک کرتے اور ناپ دیتے ہوئے اپنے بدن کے ستر اور پردے کا خاص خیال رکھیں ۔

8 ضرورت کے سامان کی لسٹ بناکر جائیں اور اس سے زائد چیزیں لینے سے گریز کریں ۔

9 دکان دار سے گپ شپ لگانے ،جملے بازی ، قیمتوں پر بحث بازی سے گریز کریں ۔اکثر اچھی بھلی دیندار خواتین ان چیزوں میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں ۔ دکان میں زیادہ دیر نہ بیٹھی رہیں ۔ دکانداروں کے معروف جملوں کے سحر سے بچیں ۔ مثلا باجی آپ کے لئیے اتنی قیمت رکھی ہے ، آجکل یہ چل رہا ہے ، آپ بہت سمجھدار اور عقلمند ہیں تبھی اس چیز کو پسند کررہی ہیں ، وغیرہ وغیرہ ۔۔

10 ضرورت پوری ہونے کے بعد جلد بازار سے نکلنے کی کوشش کریں ،بلا ضرورت ونڈو شاپنگ کھانے پینے یا تاک جھانک سے گریز کریں۔

اتنی طویل آداب کی لسٹ پڑھ کر یقینا آپ میں سے بہت سی بہنیں مسکرا رہی ہوں گی ۔ لیکن شریعت نے ہمیں اگر کسی مقام یا ایام کی اہمیت بتائی ہے تو اس کی رعایت رکھنے میں یقینا ہمارا دنیاوی اور اخروی فائدہ ہی ہوگا ۔جیسے رمضان المبارک عیدین مکہ و مدینہ مساجد کی اہمیت بتائی گئی ہے ۔ اسی طرح ناپسندیدہ مقامات کی تفصیل بھی بتائی گئی ہے ۔

وما علینا الاالبلاغ۔

تحریک طالبان پاکستان کے ایک مجاہد، جو گزشتہ کئی ماہ سے دشمن کیخلاف محاذ پر موجود ہے، کی اہلیہ کا انٹرویو

مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: سب سے پہلے مجلہ بنات خدیجۃالکبری کے قارئین کو اپنا مناسب تعارف کروائیں۔

اہلیہ مجاہد: میرا نام ہانیہ طارق ہے اور میرا تعلق صوبہ پنجاب سے ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے، جبکہ ابتدائی دینی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ میں تحریک طالبان پاکستان کے ایک مجاہد کی اہلیہ اور چار بچوں کی ماں ہوں۔

مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: آپ کے شوہر کے محاذ پر جانے کا فیصلہ کیسے ہوا؟

اہلیہ مجاہد: میرے شوہر نے جب محاذ پر جانے کا فیصلہ کیا، تو پہلے تو میں بہت غمگین اور خوفزدہ تھی۔ وہ ہمیشہ سے اس حوالے سے بات چیت کرتا اور عزم کا اظہار کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ کہتا کہ ادھر ادھر کی مصروفیات سے تو محاذ پر رہنا ہی بہتر ہے۔

مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: شوہر کی جدائی مشکل ہوتی ہے، تو یہ خبر سن کر آپ نے سب سے پہلے کیا محسوس کیا، آپ کا ردعمل کیا تھا؟

اہلیہ مجاہد: "سب سے پہلے مجھے یقین نہیں آیا۔ میں چونک گئی۔ میں نے انہیں منع کرنے کی کوشش بھی کی، کہ ہجرت کی زندگی ہے، بچوں کی تربیت کا سوچیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔ مگر ان کا جذبہ قابل دید تھا اور وہ دلائل و مسائل سناکر مجھے مناتا، کہ بس ہمارا یہی مقصد ہے۔

مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: ان کے جانے کے بعد کیا آپ کی زندگی میں تبدیلی آئی، اس حوالے سے گھرانے کی کیا صورتحال ہے؟

اہلیہ مجاہد: یہ سب چیزیں پہلے مشکل لگتی ہیں اور پھر ان کا یوں جانا بھی کوئی پہلی بار کی بات نہیں ہے۔ وہ کچھ سال قبل بھی ایک طویل تشکیل گزار کر آئے تھے۔ پھر جب آپ سوچتے ہیں کہ یہ سب اللہ کیلئے ہے، آخرت کیلئے ہے، اسلامی نظام کیلئے ہے تو یقینا اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کہیں خوشی بھی ہوتی ہے کہ میرا شوہر دشمن دین و وطن کیخلاف لڑنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔



مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: ان حالات میں بچوں کی تربیت اور تعلیم وغیرہ کی کیا صورتحال رہتی ہے؟

اہلیہ مجاہد: فطری طور پر باپ کے گھر پر نہ ہونے سے تو ضرور فکر رہتی ہے مگر الحمدللہ ہمارا معاشرہ بہتر ہے، تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے حتی کہ یتیموں کی بھی یہی صورتحال ہے۔ پھر بھی ماؤں کو زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور اگر گھر پر چچا یا بڑا سمجھدار بھائی ہو تو یہ مزید بہتری لانے میں کردار ادا کرسکتا ہے۔ یہ خیال بھی رکھا جائے کہ معیاری تعلیمی مرکز سے تعلیم دلائی جائے۔

مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: آپ جیسی اور خواتین بھی ہوں گی، کیا آپ کو شوہروں کی امید رہتی ہے؟

اہلیہ مجاہد: جی ایسی خواتین سینکڑوں یا شاید ہزاروں میں ہیں۔ قوی امید رہتی ہے۔ اور یہ محاذ پر آنا جانا بھی معمول ہے۔

مجلہ بنات خدیجۃ الکبری: مجاہدین کے درمیان رہنے والی ایسی خواتین کو آپ کا کیا پیغام ہے؟

اہلیہ مجاہد: میرا انہیں یہی پیغام ہے
کہ استقامت سے کام لیں
شوہروں کیلئے محاذ پر جانے کی رکاوٹ نہ بنیں
گھربار، بچوں اور عزت و آبرو کی حفاظت کریں
بچوں کو مجاہد بنائیں
اپنے مجاہدین بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں
اور ہو سکے تو مجاہدین کی مالی مدد کریں۔



اقبال کا پیغامِ زندگی برائے نوجوانانِ امت

جمع و ترتیب: مفتی بشیراحمد حنفی

فلسفۂ خودی:

خودی! یہ محض ایک لفظ نہیں، بلکہ زندگی کی وہ آگ ہے جو انسان کو اپنے مقام سے بلند کر کے آسمانوں تک پہنچا دیتی ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک خودی کا مطلب خود شناسی، خود اعتمادی اور بلند پروازی ہے—یہ وہ جوہر ہے جو انسان کو اپنی حقیقت کا ادراک دلاتا ہے اور اسے دنیا میں اپنی تقدیر خود لکھنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

خودی کیسے پروان چڑھتی ہے؟

یہ علم سے، عمل سے، عشق سے، اور انتھک جدوجہد سے پروان چڑھتی ہے۔ جو اپنی ذات کو پہچان لیتا ہے، وہی دنیا میں کوئی عظیم کام کر سکتا ہے۔ خودی کمزور نہیں ہوتی، اسے کمزور بنایاجاتاہے—غلامی، سستی اور دوسروں پر انحصار وہ زہر ہیں جو اسے مٹانے کے درپے رہتے ہیں۔



خودی اور عشق - ایک لازوال رشتہ:

عشق، خودی کی روح ہے۔ جب عشق سچا ہو، جب محبت کا مرکز خدا ہو، تو خودی کو پرواز ملتی ہے۔ یہ عشقِ حقیقی ہی ہے جو انسان کو آزاد کرتا ہے اور اسے اپنی اصل تک لے جاتا ہے۔

مردِ مومن - خودی کی جیتی جاگتی تصویر:

اقبال کا "مردِ مومن" وہی ہے جس کی خودی ناقابلِ شکست ہو، جو حالات کا شکار نہ ہو، بلکہ اپنی دنیا خود تخلیق کرے۔ جو اپنے فیصلے خود کرے، جو اپنی تقدیر کا مالک ہو، اور جو کسی کے آگے جھکنا نہ جانتا ہو۔

اقبال نے ہمیں سکھایا کہ

"خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے۔"

یہی وہ خودداری، یہی وہ بلند نظری ہے جو ایک عام انسان کو بھی آفاقی عظمت بخش سکتی ہے۔ تو اٹھو! اپنی خودی کو پہچانو، اس کی حفاظت کرو، اور دنیا کو بتا دو کہ تمہاری تقدیر تمہارے ہاتھ میں ہے!

اقبال کا فلسفۂ عشق و عقل:

اقبال کے نزدیک عشق اور عقل دو متضاد مگر اہم قوتیں ہیں، لیکن وہ عشق کو برتر سمجھتے ہیں۔ عقل دلیل، منطق اور مصلحت کی دنیا میں قید ہے، جبکہ عشق وہ آگ ہے جو غلامی کی زنجیریں توڑ کر آزادی، جرات اور قربانی کا درس دیتا ہے۔

عقل کی حد، عشق کی وسعت:

عقل حقیقتوں کو تولتی ہے، سوال اٹھاتی ہے، مگر یقین کی منزل تک نہیں پہنچتی۔ یہ راہ تو دکھا سکتی ہے، مگر منزل تک

لے جانے کا حوصلہ صرف عشق میں ہے۔

اقبال کہتے ہیں:

"عقل کو تنقید سے فرصت نہیں، عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ!"

یعنی عقل سوچ میں الجھی رہتی ہے، لیکن عشق انسان کو عمل پر مجبور کرتا ہے، خوابوں کو حقیقت میں بدل دیتا ہے۔

عشق، وہ شعلہ جو تاریخ بدل دے:

عشق وہ قوت ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ کو نمرود کے خلاف کھڑا کیا، حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے ٹکرا دیا، اور حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰﷺ کو تاریکی میں چراغ بنا دیا۔ یہ سچائی کی راہ میں ہر قربانی کے لیے آمادہ کرتا ہے، اور حق کے لیے ہر خطرہ مول لینے کا حوصلہ دیتا ہے۔

اقبال نے کہا:

"عشق کی ایک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بے کراں سمجھا تھا میں"

یعنی عشق ایک لمحے میں وہ حقیقت آشکار کر دیتا ہے جو عقل ہزار دلیلوں سے بھی واضح نہیں کر سکتی۔

عقل کی مصلحت، عشق کی بے خوفی:

عقل ہمیشہ فائدہ اور نقصان کا حساب رکھتی ہے، لیکن عشق میدان میں اتر کر خود فیصلہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عشق انسان کو آزاد، جرات مند اور بے خوف بناتا ہے، جبکہ عقل بعض اوقات بزدلی اور بےعملی میں الجھا دیتی ہے۔

اقبال کہتے ہیں:

"ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیش جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام، عقل کی ناپختگی!"

یعنی مغرب کی عقل مصلحتوں میں الجھی ہے، لیکن بقا صرف عشق کی قوت میں ہے، جو ہر حال میں حق کے لیے ڈٹ جانے کا حوصلہ دیتا ہے۔

عشق، وہ روشنی جو اندھیرے مٹا دے:

اقبال کے نزدیک عشق محض جذباتیت نہیں، بلکہ اللہ، رسولﷺ اور سچائی کے لیے بے لوث وابستگی ہے۔ یہ وہ چراغ ہے جو غلامی کے اندھیروں کو جلا کر رکھ دیتا ہے اور ایک عام انسان کو عظمت کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔

"قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدﷺ سے اجالا کر دے!"

نتیجہ: عشق کی قیادت، عقل کی رہنمائی

اقبال ہمیں یہی سکھاتے ہیں کہ عقل کو ہاتھ سے نہ چھوڑو، مگر اسے عشق کے تابع رکھو۔ عقل اگر عشق سے خالی ہو، تو محض دلیل کا دھوکہ ہے۔ لیکن جب عشق کی روشنی مل جائے، تو یہی عقل دنیا کو بدلنے کی طاقت رکھتی ہے۔

یہی عشق وہ شعلہ ہے جو خاک کو شرر میں بدل دیتا ہے، غلام کو حاکم بنا دیتا ہے، اور ناممکن کو ممکن کر دیتا ہے۔

اقبال کا پیغام واضح ہے:

"دل بینا بھی کر، خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں!"

یعنی آنکھوں کی بینائی کافی نہیں، دل میں عشق کی روشنی ضروری ہے، کیونکہ یہی وہ قوت ہے جو دنیا میں انقلاب برپا کر سکتی ہے!

اے مجاہدِ راہِ حق!

پہلے اپنی نیت کو خالص کر، کہ جہاد صرف اللہ کی رضا کے لیے ہو، نہ کہ نفس یا دنیا کے لیے۔

پھر عقل کی رہنمائی میں عشق کی مشق کر، کہ جذبہ بے قابو نہ ہو اور حکمت بے عمل نہ رہے۔

عشق وہ آگ ہے جو راہ کی دیواریں جلا دے، مگر عقل وہ چراغ ہے جو راستہ دکھائے۔

حق کے لیے کھڑے ہو، مگر علم، حکمت اور اخلاص کے ہتھیار سے لیس ہو کر، کہ یہی سچے مجاہد کی پہچان ہے!

حرکت و عمل:

اقبال کے نزدیک کائنات مسلسل تغیر اور ارتقا میں ہے، اور انسان کو بھی اس فطری اصول کے تحت متحرک رہنا چاہیے۔ جمود، سستی اور بے عملی زوال کا پیش خیمہ ہیں، جبکہ عمل، جدوجہد اور بلند ہمتی ترقی کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

اقبال فرماتے ہیں:

"عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے"

وہ مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے جگاتے ہوئے یاد دلاتے ہیں کہ دنیا میں وہی اقوام سرخرو ہوتی ہیں جو خودی کی قوت سے اپنی تقدیر خود بناتی ہیں:

"خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے"

شاہین کی پرواز، بلند نظری اور عمل پسندی اقبال کے فلسفۂ حرکت کی علامت ہے، جبکہ کرگس کی کم ہمتی، بے عملی اور مردہ خیالی زوال کی نشانی۔

اقبال کہتے ہیں:

عقابی روح جب بیدار ہوتے ہیں نوجوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں۔

وہ امتِ مسلمہ کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ اپنی عظمتِ رفتہ کو واپس حاصل کرے، یورپ کی سائنسی ترقی سے سیکھے مگر اپنی روحانی و تہذیبی اقدار پر بھی مضبوطی سے قائم رہے۔ ان کا پیغام واضح ہے—حرکت میں برکت ہے، اور جمود فنا کا پیغام!

اے مرد مجاہد! تجھے اقبال کا پیغام یہی ہے کہ تیرا وجود حرارتِ ایمانی کا مظہر ہو، تیری تلوار عمل کی جوت سے چمکے اور تیرا ہر قدم حق کی سربلندی کے لیے اٹھے۔ جمود و خوف تیرے لیے زنجیر ہیں، انہیں توڑ اور شاہین کی طرح فضاؤں میں اپنی منزل خود تراش! یاد رکھ، فتح تیری نہیں، تیرے عزم و ایثار کی ہوتی ہے!

احیائے خلافت — امتِ مسلمہ کی گمشدہ متاع

جب تاریخ کی سانسیں بوجھل ہوئیں، جب امتِ مسلمہ کے قافلے نے راہ گم کر دی، جب باطل کی چالوں نے اتحاد کی زنجیریں توڑ ڈالیں، تب خلافت کا آفتاب غروب ہو گیا۔ وہ شمع جو قرونِ اولیٰ میں ظلمت کے اندھیروں میں روشنی بانٹتی تھی، بجھا دی گئی۔ خلافت محض ایک نظام نہیں تھی، بلکہ امت کی وحدت، وقار، اور روحانی و سیاسی عظمت کا استعارہ تھی۔

یہ خلافت ہی تھی جو بغداد و قرطبہ میں علم کے دیے جلاتی، دمشق و استنبول میں عدل کی حکمرانی قائم کرتی،

اور مکہ و مدینہ میں روحانی سکون بانٹتی۔ مگر جب امت نے خودی کو بیچ ڈالا، جب اختلافات کی زنجیروں میں جکڑی گئی، جب اغیار کی سازشوں کو اپنی کمزوریوں سے طاقت دی گئی—تو وہ نظام، جو امت کا شیرازہ باندھے رکھتا تھا، تاریخ کے اوراق میں دفن کر دیا گیا۔

لیکن تاریخ کا دھارا ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ ہر زوال کے بعد ایک نیا عروج مقدر ہوتا ہے۔ خلافت محض ماضی کی ایک کہانی نہیں، بلکہ امت کے مستقبل کی کلید ہے۔ وہ صبح ایک بار پھر نمودار ہو سکتی ہے جب امت اپنے افتراق کو وحدت میں بدلے، جب فکری جمود کو توڑ کر اجتہاد کی روشنی میں قدم بڑھائے، اور جب قرآن کی تعلیمات اور سنتِ مصطفیٰ ﷺ کو اپنی سیاست، معیشت، اور معاشرت کا محور بنا لے۔

یہ خواب ناممکن نہیں—یہ خواب اُس دن حقیقت بنے گا جب امت اپنی کھوئی ہوئی خودداری، جرات، اور اخوت کو از سرِ نو دریافت کرے گی۔ آج خلافت کوئی محض نعرہ نہیں، بلکہ ایک مقدس فریضہ ہے، جو ہمیں اپنی اصل کی طرف پلٹنے کی دعوت دیتا ہے۔

اقبال کہتا ہے:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

لہذا امتِ مسلمہ کو چاہیے کہ خوابِ غفلت سے جاگے، اپنے افتراق کو اتحاد میں بدلے، اور خودی کو از سرِ نو زندہ کرے۔ اجتہاد و علم کی شمع روشن کرے، اور قرآن و سنت کو اپنی سیاست، معیشت، اور معاشرت کا محور بنا لے۔ مگر یاد رہے! خلافت کی احیاء صرف الفاظ سے نہیں، بلکہ جہاد کے مقدس فریضے سے ممکن ہے—وہ جہاد جو باطل کی زنجیروں کو توڑ کر، ظلم کے ایوانوں کو گرا کر، اور امت کو اس کے کھوئے ہوئے وقار سے ہمکنار کر دے۔ جب مسلمان اپنے ضمیر کی زنجیریں توڑیں گے اور قلم و شمشیر دونوں کا حق ادا کریں گے، تو ایک نئی سحر کی بشارت مقدر ہوگی۔ یہی احیاءِ خلافت کا راستہ ہے، یہی امت کی گمشدہ متاع کی واپسی کا راز!



عائشہ محمد

خواتین بازاروں کا حسن نہ بنیں

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن و حدیث میں خواتین کی عزت، عفت اور پردے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ معاشرے میں خواتین کا کردار بے حد اہم ہے لیکن اسلام نے ان کے لیے کچھ حدود و قیود متعین کی ہیں تاکہ وہ عزت و وقار کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

اسلام میں عورت کا مقام:

اسلام نے عورت کو بے پناہ عزت و احترام عطا کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (سورۃ الاحزاب: 33)

ترجمہ: "اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت کی نمائش نہ کرو۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ خواتین کو بلاوجہ بازاروں اور عوامی مقامات پر آوارہ گردی نہیں کرنی چاہیے اور اپنی زینت کو ظاہر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حدیث کی روشنی میں خواتین کا پردہ:

نبی کریم ﷺ نے خواتین کو بلاوجہ غیر ضروری طور پر بازاروں میں گھومنے اور بے پردگی سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عورت پردہ ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔"(ترمذی: 1173)

یہ حدیث اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ عورت کی عزت اس کے پردے میں ہے اور بلاوجہ بازاروں میں آوارہ گردی کرنا اس کے وقار کے خلاف ہے۔

خواتین اور بازاروں کی رونق:

آج کے دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ خواتین اکثر تفریح یا فیشن کے نام پر بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں۔ وہ نہ صرف اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتی ہیں بلکہ بے پردگی اور غیر شرعی لباس کے ذریعے معاشرتی بگاڑ کا سبب بھی بنتی ہیں۔ جب عورت بازار میں اپنی زینت کی نمائش کرتی ہے تو وہ غیر محرم مردوں کی نظروں کا مرکز بن جاتی ہے، جو اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میرے بعد مردوں کے لیے سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا ہوگا۔" (صحیح بخاری: 5096)

آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہی فتنہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ بے پردگی اور فحاشی نے اسلامی معاشرے کو بھی بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ خواتین خود کو "آزاد" سمجھ کر بازاروں میں بے پردہ گھومتی ہیں، جس کا انجام بگاڑ اور زناکاری کی صورت میں نکلتا ہے۔

مسلمان خواتین کو کیا کرنا چاہیے؟

1. **پردے کا اہتمام کریں:**

اسلامی پردہ عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت کرتا ہے۔

2. ضرورت کے تحت ہی باہر نکلیں:

خواتین کو صرف ضرورت کے وقت ہی بازار جانا چاہیے اور بلاوجہ گلیوں اور مارکیٹوں کی رونق نہیں بننا چاہیے۔

3. سادگی اپنائیں:

غیر ضروری زیب و زینت اور فیشن سے اجتناب کریں تاکہ فتنے کے دروازے بند ہوں۔

4.نگاہوں کی حفاظت کریں:

بازار میں جاتے وقت اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور غیر محرم مردوں سے دوری اختیار کریں۔

اسلام عورت کی عزت و عظمت کا محافظ ہے۔ خواتین کو چاہیے کہ وہ بازاروں کی رونق بننے کی بجائے اپنے گھروں میں عفت و حیا کے ساتھ رہیں اور صرف ضرورت کے تحت باہر نکلیں۔ اگر اسلامی تعلیمات پرعمل کیا جائے تو نہ صرف خواتین بلکہ پورا معاشرہ پاکیزہ اور فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

بے حسی کے اندھیروں سے نکلیں، احساس کی روشنی میں جئیں

أمة الله

امت مسلمہ آج ایک عجیب موڑ پر کھڑی ہے۔ ہمارے پاس عظیم تاریخ ہے، دین جیسا خزانہ ہے، لیکن پھر بھی ہم بے حسی کے گہرے اندھیرے میں گھرے ہوئے ہیں۔ وہ درد، وہ جذبہ جو کبھی ہماری پہچان تھی، رفتہ رفتہ ہمارے دلوں سے رخصت ہو رہا ہے۔ آج ہمیں اپنے اندر احساس کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے، اپنے ضمیر کو جھنجھوڑنا ہے اور اس روشنی کی طرف بڑھنا ہے جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی۔

آج ہم کہاں کھڑے ہیں ؟

دیکھیں تو سہی، امت مسلمہ کی حالت کیا ہو چکی ہے۔ ہم بکھرے ہوئے ہیں، اتحاد جو ہماری سب سے بڑی طاقت تھا، کہیں کھو گیا ہے۔ فلسطین کے بچوں کی چیخیں، کشمیر کے نہتے جوانوں کا خون، شام کی تباہ حال گلیاں اور میانمار میں ظلم کی داستان ہر طرف گونج رہی ہے، لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہمارا معاشرہ دینی اقدار سے دور ہوتا جا رہا ہے اور اخلاقی زوال ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ یہ سب اس بے حسی کا نتیجہ ہے جو ہمارے اندر پنپ گئی ہے۔

احساس کیوں ضروری ہے؟

احساس ہی وہ چیز ہے جو ہمیں انسان بناتی ہے۔ جب تک ہم دوسرے کے درد کو اپنا نہ سمجھیں، ہم زندہ قوم کیسے کہلا سکتے ہیں؟ احساس کی بیداری ہمیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ ہمیں ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت دیتی ہے، مظلوم کی مدد کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اگر ہمارے اندر یہ شعلہ بھڑک اٹھے تو تفرقہ اتحاد میں بدل جائے گا، بے عملی عمل کی شکل لے گی اور زوال عروج کی طرف مڑے گا۔

قرآن و حدیث کا پیغام:

قرآن مجید اور احادیث ہمیں بار بار احساس اور اخوت کا سبق دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

"وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ"

"مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں" (سورہ توبہ: 71)۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضًا" ثم شبك بين أصابعه.

(صحيح البخاری: 2446، صحيح مسلم: 2585)۔



"مومن ایک دوسرے کے لیے عمارت کی مانند ہیں جو ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں۔

اور اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایاہے:"

ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته".

(صحيح مسلم: 2699)

"جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے، اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے"۔ یہ تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ ایک دوسرے کا درد بانٹنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

تفرقہ، ہماری سب سے بڑی کمزوری:

افسوس کہ آج ہماری سب سے بڑی کمزوری ہمارا آپسی نفاق ہے۔ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑتے ہیں، فرقوں میں بٹے ہیں، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں لگے ہیں۔ یہ تفرقہ ہمیں کمزور کر رہا ہے اور دشمن اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جب تک ہم ایک نہ ہوں گے، ہماری آواز میں وزن کیسے آئے گا؟ ہم ظالم کے سامنے سر اٹھا کر کیسے کھڑے ہوں گے؟

ظلم کے سامنے خاموشی:

ظلم دیکھ کر چپ رہنا خود ایک ظلم ہے۔ آج پوری دنیا میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، لیکن ہماری زبانیں بند ہیں۔ ہم نہ احتجاج کرتے ہیں، نہ آواز اٹھاتے ہیں، نہ عمل کی طرف بڑھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جو شخص ظلم کو دیکھ کر اسے نہ روکے، وہ اس ظلم میں شریک ہے" (ابن ماجہ)۔ ہماری یہ خاموشی ہمیں گناہ گار بنا رہی ہے۔

مظلوموں کی آہ:

فلسطین پر بموں کی بارش ہو رہی ہے، کشمیر میں بندوقوں کی گونج سنائی دیتی ہے، شام تباہی سے اجڑ چکا ہے اور میانمار میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ یہ سب ہمارے بھائی اور بہنیں ہیں۔ ان کی چیخیں، ان کی آہ ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑتی ہے، لیکن ہم بے حس بنے بیٹھے ہیں۔ ان کا درد ہمارا درد ہونا چاہیے، ان کی مدد ہم پر فرض ہے، لیکن ہم اس فرض سے غافل ہیں۔

دینی و اخلاقی زوال:

ہم دین سے دور ہو رہے ہیں ۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسے فرائض کو ہم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ ہمارے اخلاق میں جھوٹ، غیبت، حسد اور خودغرضی گھر کر گئی ہے۔ یہ زوال اس وقت تک نہیں رُکے گا جب تک ہم اپنی اصلاح نہ کریں اور اللہ کی طرف نہ لوٹ آئیں۔

جہاد کا فراموش کردہ سبق:

"جہاد صرف جنگ نہیں، بلکہ اپنی اصلاح، علم کے لیے محنت، ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا اور حق کے لیے قربانی دینا بھی جہاد ہے، لیکن ہم نے اسے مکمل طور پر چھوڑ دیا ہے۔ ظلم کے خلاف آواز اٹھانا، حق کے لیے لڑنا، باطل کو مٹانا ہمارا فرض تھا، لیکن ہم اس سے منہ موڑ بیٹھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ زوال کا شکار ہے۔ جب تک ہم جہاد کے جذبے کو زندہ نہیں کریں گے، عزت اور سربلندی ہم سے دور رہے گی۔

آگے کا سفر:

آئیے، آج عہد کریں کہ ہم بے حسی کے اندھیروں سے نکل کر احساس کی روشنی میں جئیں گے۔ اپنے دلوں کو بیدار کریں گے، تفرقہ کو دفن کریں گے اور مظلوم کی آواز بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمت، اتحاد اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فیملی وی لاگنگ کی لعنت اور اسلام میں اس کی ممانعت

ام عائشہ

آج کے ڈیجیٹل دور میں "وی لاگنگ" یعنی ویڈیوز کے ذریعے اپنی روزمرہ کی زندگی دوسروں کے ساتھ شیئر کرنا ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ بہت سے افرادخاص طور پر فیملیزاپنی نجی زندگی کو سوشل میڈیا پر دکھانے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ اسلام نے جہاں عفت، حیا اور پاکدامنی کو اعلیٰ ترین اوصاف میں شمار کیا ہےوہیں بے غیرتی اور بے حیائی کو سخت ترین برائیوں میں شامل کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک ایسا شخص جو اپنی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بے حیائی اور فحاشی کی زندگی بسر کرنے کی اجازت دیتا ہے یا اس پر خاموش رہتا ہےاسے "دیّوث" کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے: والدین کا نافرمان، دیوث (جو اپنی عورتوں میں بے حیائی کو قبول کرے) اور وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔"

(مسند احمد: 5372) ۔

دیوثی ایک انتہائی قبیح اور ناپسندیدہ صفت ہے جسے اسلام نے سختی سے منع فرمایا ہے۔تاہم اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں فیملی وی لاگنگ کے کئی پہلو قابل غور ہیں جو اخلاقی اور دینی اعتبار سے پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔

1 پردے اور حیا کی خلاف ورزی:

اسلام میں حیا اور پردہ بنیادی اصولوں میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

"اور (اے نبی!) مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو" (النور: 31)

فیملی وی لاگز میں عام طور پر خواتین اور بچوں کو دکھایا جاتا ہےجو پردے اور اسلامی حدود کی خلاف ورزی کا سبب بن سکتا ہے۔

2 ریاکاری اور دکھاوے کی ممانعت:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے دکھاوے کے لیے عمل کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے(سب کے سامنے) رسوا کرے گا۔"

(مسلم)



وی لاگنگ کا بنیادی مقصد لوگوں کو اپنی زندگی کی جھلکیاں دکھانا ہوتا ہے جو اکثر ریاکاری (دکھاوا) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسلام میں نیت کا خلوص بہت اہم ہے اور وی لاگنگ میں اکثر یہ نیت صرف شہرت، تعریف یا دنیاوی فائدے کے لیے ہوتی ہےجو کہ غلط روش ہے۔

3 نجی زندگی کی بے حرمتی:

اسلام میں نجی زندگی کو محفوظ رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"جو شخص اپنے گھر کی باتیں لوگوں میں پھیلاتا ہے وہ امانت دار نہیں ہے۔"آج کل لوگ اپنے گھریلو معاملات، شوہر اور بیوی کے تعلقات، بچوں کی سرگرمیوں حتیٰ کہ کھانے پینے تک کی تفصیلات دوسروں کو دکھاتے ہیں جو کہ نجی زندگی کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔

4 محرم و نامحرم کے اختلاط کا خدشہ:

بہت سے فیملی وی لاگز میں غیر محرم افراد ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل کر دکھائے جاتے ہیں۔ اسلام میں غیر محرم مرد و خواتین کے آزادانہ میل جول سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ فتنے اور بے حیائی کا سبب بن سکتا ہے۔

فیملی وی لاگنگ کے معاشرتی نقصانات:

1 گھریلو نظام کی تباہی:

جب مرد اپنی فیملی کے لیے غیرت چھوڑ دیتا ہےتو اس کا نتیجہ خاندان کی اخلاقی تباہی کی صورت میں نکلتا ہے۔

2 نئی نسل کی بے راہ روی:

جو بچے ایسے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں جہاں بے حیائی عام ہووہ خود بھی بے غیرت اور دین سے دور ہو جاتے ہیں۔

3 اللہ کی ناراضی اور عذاب:

جس معاشرے میں دیوثی عام ہو جائے وہاں اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے جیسا کہ سابقہ امتوں کے ساتھ ہوا۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فیملی وی لاگنگ میں کئی ایسے پہلو ہیں جو دینی اور اخلاقی اعتبار سے نقصان دہ ہیں۔ پردے کی خلاف ورزی، ریاکاری، حسد، نظر بد، نجی زندگی کی بے حرمتی، وقت کا ضیاع اور بچوں کے حقوق کی پامالی جیسے مسائل اس کے بنیادی نقصانات میں شامل ہیں۔ لہٰذاایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی نجی زندگی کو دوسروں کے لیے تماشہ نہ بنائے اور سوشل میڈیا کے فتنے سے خود کو اور اپنی فیملی کو محفوظ رکھے ۔دیوثی ایک اخلاقی اور معاشرتی بیماری ہے جو فرد اور خاندان دونوں کے لیے تباہ کن ہے۔ ایک سچا مسلمان کبھی اپنی عزت و غیرت پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔ اگر ہم اپنی نسلوں کو عزت دار اور غیرت مند بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اسلامی اصولوں کو اپنانا ہوگا اور بے غیرتی کے ہر پہلو سے بچنا ہوگا۔

جویریہ اسلام آبادی

پاکستان میں جامعہ حفصہ اور لال مسجد کا مطالبہ کیا ہے؟

جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے موضوع کو اگر آگے بڑھایا جائے تو اس حوالے سے بے شمار مضامین قلمبند ہو چکے ہیں، مگر آج تک کوئی ایسا مضمون نگار یا کالم نگار سامنے نہیں آیا جو میدان میں آ کر صدائے حق کو حق پرستوں کے کانوں تک پہنچا سکے۔ کوئی ایسا جرأت مند نہ ملا جو باطل کو للکار سکے اور حق کا پرچم بلند کرے۔ پاکستان کے ناانصافی پر مبنی نظام کے خلاف آواز بلند کی جائے اور ظالم کو اس کے ظلم سے روکا جائے۔

چنانچہ مظلوم کی قلم نے وہی لکھا جو حق تھا، اور جامعہ حفصہ و لال مسجد کی صدائے حق کو آگے لا کر ظالم کے جبر و بربریت کو عوام کے سامنے آشکار کر دیا۔

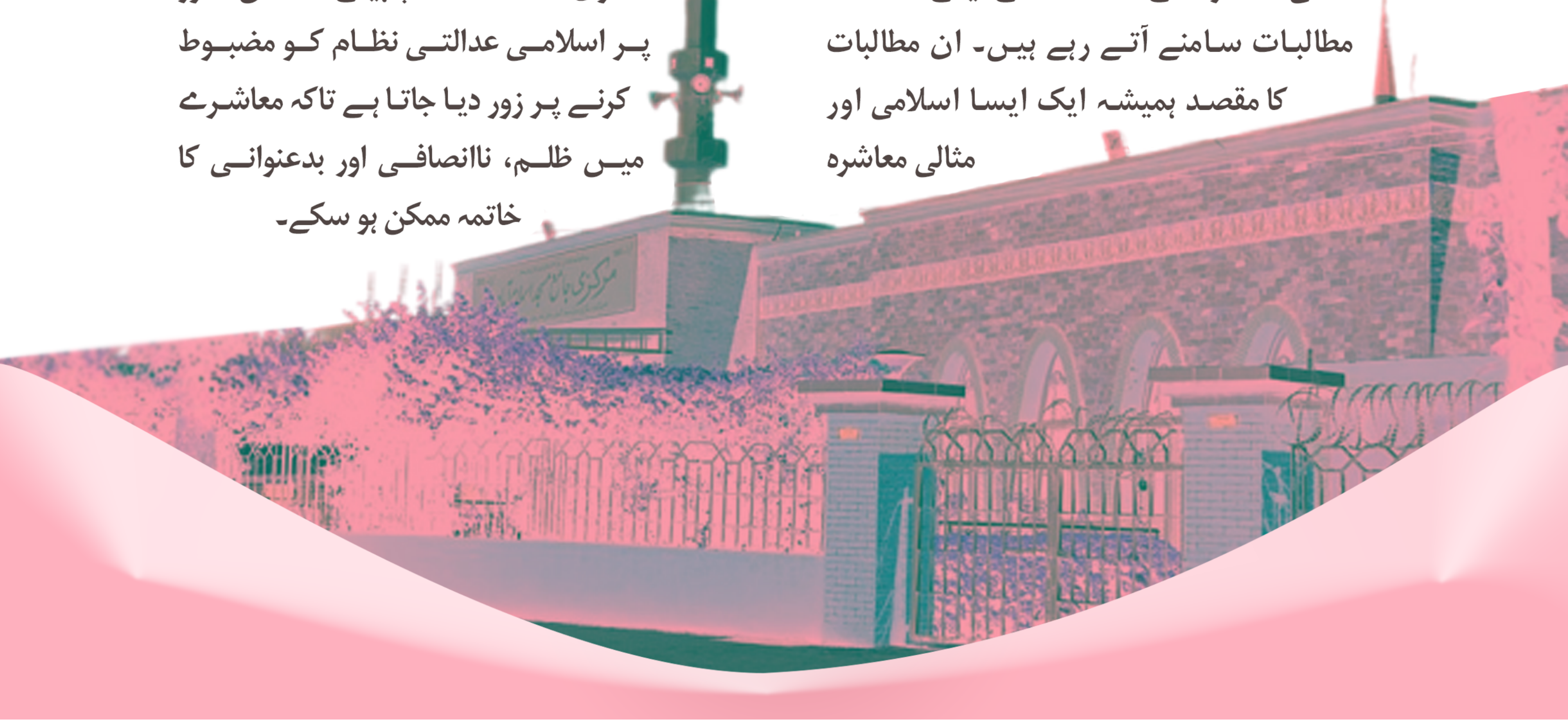
کہ لال مسجد صرف ایک عبادت گاہ ہی نہیں بلکہ ایک فکری اور نظریاتی مرکز بھی رہی ہے، جہاں سے وقتاً فوقتاً اصلاحِ معاشرہ اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے مختلف مطالبات سامنے آتے رہے ہیں۔ ان مطالبات کا مقصد ہمیشہ ایک ایسا اسلامی اور مثالی معاشرہ تشکیل دینا رہا ہے جہاں عدل و انصاف، امن و سکون، اور دینی اقدار کا بول بالا ہو۔

1 اسلامی نظام کا نفاذ:

لال مسجد کا سب سے اہم مطالبہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ رہا ہے۔ اس کا بنیادی مؤقف یہی رہا ہے کہ پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر عمل میں آیا تھا، لہٰذا یہاں اسلامی شریعت کو مکمل طور پر نافذ ہونا چاہیے۔ اس کے مطابق قوانین اور پالیسیاں قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب ہونی چاہئیں تاکہ ایک منصفانہ اور پرامن معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

2 عدل و انصاف کی فراہمی:

لال مسجد کے مطالبات میں ایک اہم نکتہ عدل و انصاف کی بلا تفریق فراہمی ہے۔ یہ موقف پیش کیا جاتا رہا ہے کہ ملک میں قانون کی بالادستی ہونی چاہیے اور ہر فرد کو، چاہے وہ امیر ہو یا غریب، مساوی انصاف ملنا چاہیے۔ خاص طور پر اسلامی عدالتی نظام کو مضبوط کرنے پر زور دیا جاتا ہے تاکہ معاشرے میں ظلم، ناانصافی اور بدعنوانی کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔



3 اخلاقی اور دینی اقدار کا تحفظ:

لال مسجد ہمیشہ سے معاشرتی بگاڑ، فحاشی، بے حیائی اور غیر اسلامی رسومات کے خلاف آواز بلند کرتی رہی ہے۔ اس کا مطالبہ ہے کہ ذرائع ابلاغ، تعلیمی ادارے، اور سوشل میڈیا ایسے مواد سے پاک کیے جائیں جو اسلامی اور مشرقی روایات کے منافی ہوں، تاکہ نئی نسل کو دینی و اخلاقی اصولوں کے مطابق پروان چڑھایا جا سکے۔

4 دینی مدارس کی آزادی اور تحفظ:

لال مسجد اور اس سے وابستہ افراد ہمیشہ دینی مدارس کی آزادی اور ان کے تحفظ کے حق میں رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ دینی مدارس کو حکومتی جبر یا کسی بھی غیر ضروری مداخلت سے آزاد رکھا جائے اور ان کے نصاب کو اسلامی اصولوں کے مطابق قائم رہنے دیا جائے، تاکہ اسلامی علوم کی ترویج جاری رہے۔

5 ریاستی ظلم و جبر کا خاتمہ:

لال مسجد کی طرف سے ہمیشہ اس بات پر زور دیا جاتا رہا ہے کہ حکومت کو عوام پر غیر ضروری دباؤ، ظلم اور سخت پالیسیوں سے گریز کرنا چاہیے۔ خاص طور پر مذہبی طبقے کو ہراساں کرنے کے بجائے ان کے خدشات کو سننا اور ان کے مسائل حل کرنا ریاست کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔

6 خواتین کی اسلامی تعلیم و تربیت:

لال مسجد کے مطالبات میں خواتین کی دینی تعلیم کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اس کا موقف ہے کہ مسلم خواتین کو اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیم دی جائے اور ان کی تربیت ایسی ہو جو انہیں معاشرے میں باوقار اور باعزت مقام دلا سکے، تاکہ وہ نسلوں کی بہترین پرورش کر سکیں۔

مگر افسوس صد افسوس کہ لال مسجد کے مطالبات کو پورا کرنے کے بجائے، وقت کے ظالمانہ نظام نے اسے ظلم و بربریت کا نشانہ بنا کر عبرت کی مثال بنا دیا۔

مرد میدان مولانا عبدالرشید غازی کو ان ظالموں نے بے دردی سے شہید کر دیا، وہ جو دین کی سربلندی کے لیے کھڑے ہوئے، گولیوں کی بوچھاڑ میں لہو لہان کر دیے گئے۔ پاکستان کی فوج، جسے محافظ ہونا تھا، وہی قاتل بن گئی، نہتے طلبہ و طالبات پر ٹینک چلا دیے، معصوم چہروں کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔ لال مسجد کی سرخ دیواریں آج بھی ان مظلوموں کی چیخیں سنا رہی ہیں، وہ پاکیزہ چہرے، وہ معصوم آنکھیں، جو قرآن کی روشنی سے منور تھیں، ظلم کی آگ میں جلا دی گئیں۔ حق کے پرچم کو تھامنے والے غازی، جنھوں نے باطل کے سامنے جھکنے سے انکار کیا، انہیں گولیوں کی گھن گرج میں خاموش کر دیا۔

عورت کا پردہ اور برقعہ کیسا ہونا چاہیے؟

مولانا مبین الرحمن



پردہ عورت کے لیے انعامِ خداوندی

اللہ تعالیٰ نے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے، جو کہ عورت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے، اسی پردے میں عورت کی عزت ہے، یہی عورت کی حیا کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ جو عورت پردہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کی بے شمار نعمتیں عطا کرتا ہے، جن میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی عورت سے راضی ہوجاتا ہے، ظاہر ہے کہ ایک مسلمان عورت کے لیے اس سے بڑھ کر نعمت اور خوشی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ اس سے راضی ہوجائے۔

عورت سراپا پردہ ہے

سنن الترمذی میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔“

(سنن الترمذی ، رقم الحدیث:۱۱۷۳)

ترجمہ: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: عورت سراپا پردہ ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔“

یعنی شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات پر اُبھارے کہ وہ اس عورت کو دیکھ کر بدنظری اور دیگر گناہوں میں مبتلا ہوں۔

عورت کے لیے افضل جگہ

اللہ تعالیٰ کو عورت کا پردے میں رہنا اتنا پسند ہے کہ عورت جتنا پردے میں رہتی ہے اور جتنا زیادہ اپنے آپ کو نا محرم مردوں سے چھپاتی ہے تو اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے، اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی کونے اور پوشیدہ جگہ میں ہو۔ صحیح ابن حبان میں ہے:

”عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا۔“

(صحیح ابن حبان ، رقم الحدیث:۵۵۹۹)

اس حدیث شریف میں صراحت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ عورت تو پردے کی چیز ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی پوشیدہ حصے میں ہو، اس سے عورت کے لیے پردہ کرنے ، پردے میں رہنے اور بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنے کی بڑی فضیلت واہمیت معلوم ہوتی ہے۔

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: عورت کے لیے صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کمرے میں نماز پڑھے، اور کمرے میں بھی زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کسی کونے (اور پوشیدہ جگہ) میں نماز ادا کرے۔ سنن ابی داؤد میں ہے:

”عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاۃُ الْمَرْأَۃِ فِیْ بَیْتِہَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا، وَصَلَاتُہَا فِیْ مَخْدَعِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِیْ بَیْتِہَا۔“ (سنن ابی داؤد ، رقم الحدیث:۵۷۰)

سبحان اللہ! نماز جیسی اہم عبادت میں بھی پردے کا خوب اہتمام کرنے کی فضیلت اس حدیث مبارک سے واضح ہوجاتی ہے۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں بھی واضح فرق رکھا ہے ، جس کی وجہ سے متعدد مقامات میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، مرد اور عورت کی نماز میں فرق کی وجہ بھی یہی ہے کہ عورت نام ہی حیا اور پردے کا ہے، اس لیے عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے، جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے،جیسا کہ محدث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وَجُمَّاعُ مَا یُفَارِقُ الْمَرْأَۃَ فِیْہِ الرَّجُلُ مِنْ اَحْکَامِ الصَّلَاۃِ رَاجِعٌ إِلَی السَّتْرِ، وَہُوَ أَنَّہَا مَأْمُورَۃٌ بِکُلِّ مَا کَانَ أَسْتَرَ لَہَا۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحَبُّ للمراۃ من ترک التجافی فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: ”مرد اور عورت کی نماز میں باہمی فرق کے تمام تر مسائل کی بنیاد ستر اور پردہ ہے، چنانچہ عورت کو نماز میں اسی طریقے کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔“

دنیا میں نازیبا لباس پہننے پر شدید وعیدیں

1 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے اب تک نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم کی طرح کوڑے ہوں گے، جن کے ذریعے وہ لوگوں کو ماریں گے۔دوسری وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، (نا محرم مردوں کو) اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی (اُن کی طرف) مائل ہوں گی، ان کے سر بُختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہانوں کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی، حالاں کہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے:

”عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : صِنْفَانِ مِنْ اَہْلِ النَّارِ لَمْ أَرَہُمَا: قَوْمٌ مَعَہُمْ سِیَاطٌ کَأَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِہَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوْسُہُنَّ کَأَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ، لَایَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَہَا وَإِنَّ رِیْحَہَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا۔“

(صحیح مسلم ، رقم الحدیث:۵۷۰۴)

2 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بعض عورتیں دنیا میں تو لباس پہنتی ہوں گی، لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔ صحیح بخاری میں ہے:

”عَنْ أُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ: اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللہِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ! أَیْقِظُوْا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ ، فَرُبَّ کَاسِیَۃٍ فِیْ الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِیْ الْآخِرَۃِ۔“

(صحیح بخاری ، رقم الحدیث:۱۱۵)

لباس پہننے کے باوجود ننگی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو لباس اس قدر چھوٹا ہوگا کہ اس میں ستر نہ چھپ سکے گا، یا اس قدر چست ہوگا کہ جس سے جسم کی ہیئت ظاہر ہوگی، یا اس قدر باریک ہوگا کہ جس سے جسم نمایاں ہوتا ہوگا، اس لیے اس حدیث میں موجود یہ شدید وعید اُن تمام عورتوں کے لیے جو ایسا نامناسب لباس پہنتی ہیں۔

مردوں کی مشابہت اختیار کرنے پر لعنت کی وعید

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس آدمی پر جو عورت جیسا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔سنن ابی داؤد میں ہے:

”عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَۃَ الْمَرْأَۃِ، وَالْمَرْأَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ۔“

(سنن ابی داود ، رقم الحدیث:۴۱۰۰)

بدنظری کا ذریعہ بننے پر لعنت کی وعید

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہے بدنظری کرنے والے پر اور اس (عورت) پر جو اپنے آپ کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔شعب الایمان میں ہے:

”عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ إِلَیْہِ۔“

(شعب الایمان ، رقم الحدیث:۷۳۹۹)

خوشبو لگاکر نا محرم مردوں کے پاس سے گزرنے پر وعید

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ہر (بدنظری کرنے والی) آنکھ زناکار ہے، اور جب کوئی عورت خوشبو لگاکر لوگوں کے پاس سے گزرے تو ایسی عورت زناکار ہے۔ سنن الترمذی میں ہے:

”عَنْ أَبِیْ مُوْسَى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ، وَالمَرْأَۃُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالمَجْلِسِ، فَہِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً۔“ (ترمذی ،رقم الحدیث: ۲۷۸٦)

ان تمام احادیثِ مبارکہ اور تفصیلات سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہوجاتی ہے کہ اللہ کے نزدیک عورت کے لیے پردہ کرنا کس قدر پسندیدہ اور اہم ہے، اس لیے اس بات کا تقاضا یہ ہے کہ جب عورت کسی ضرورت کے لیے گھر سے نکلے تو اس کو

چاہیے کہ ایک تو مکمل پردے کے ساتھ باہر نکلے، دوسرا یہ کہ باہر نکلتے وقت ایسا برقعہ نہ پہنے جس سے اس کا پردہ نہ ہوتا ہو، حیا کی حفاظت نہ ہوتی ہو، اور جو مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرے، کیوں کہ جس طرح بے پردہ ہوکر نکلنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، اسی طرح فیشنی اور چست برقعہ پہن کر باہر نکلنا بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ افسوس! کہ آج کل بہت سی خواتین زیب وزینت والے فیشنی اور چست برقعہ پہنتی ہیں، جن سے پردے کا مقصد ہی حاصل نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے، جو کہ ایک مسلمان عورت کی شان نہیں ہوسکتی۔

برقعہ کی شرائط واوصاف

کون سا برقعہ پہننا جائز ہے اور کون سا ناجائز؟! ماقبل میں مذکور تفصیل کی روشنی میں اس حوالے سے مندرجہ ذیل شرائط معلوم ہوتی ہیں:

- برقعہ انتہائی سادہ ہو، اس میں نقش ونگار اور زیب وزینت نہ ہو،اور نہ ہی ایسا رنگ ہو جو جاذبِ نظر ہونے کی وجہ سے مردوں کی توجہ کا سبب بنے۔
- برقعہ چست نہ ہو کہ اس سے جسم کی ہیئت اور نشیب وفراز ظاہر ہو، بلکہ ڈھیلا ڈھالا ہو، جس سے جسم نمایاں نہ ہوتا ہو۔
- برقعہ باریک نہ ہو جس سے جسم یا جسم کا لباس ظاہر ہوتا ہو، بلکہ وہ اس قدر موٹا ہو جس سے جسم اور اس کا لباس نظر نہ آئے۔
- برقعہ اس قدر بڑا ہو جس میں جسم اچھی طرح چھپ جائے۔
- برقعہ مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو، اسی طرح کافروں یا دین بیزار عورتوں کے فیشنی برقعہ کے مشابہ بھی نہ ہو، کیوں کہ ان لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
- برقعہ پرمہکنے والی خوشبو بھی نہ لگائی جائے، جو کہ مردوں کے لیے فتنے کا سبب بنے۔

مسلمان عورتوں کے ایمان اور حیا کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ایسا برقعہ پہننے کا اہتمام کریں جس میں مذکورہ بالا شرائط پائی جاتی ہوں، جیسا کہ بعض علاقوں میں ٹوپی والے برقعے رائج ہیں، جن میں یہ شرائط پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے برقعے پہننا جو نقش ونگار والے ہوں،جاذبِ نظر ہوں، چست یا باریک ہوں، جس سے جسم نمایاں ہوتا ہو تو واضح رہے کہ یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح مرد حضرات کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی خواتین کو ایسے ناجائز برقعوں سے منع کرکے جائز برقعے پہننے کا پابند بنائیں۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :

مزین برقعہ پہن کر نکلنا بھی ناجائز ہے

امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جب زیور کی آواز تک کو قرآن نے اظہارِ زینت میں داخل قرار دے کر ممنوع کیا ہے تو مزیّن رنگوں کے برقعے پہن کر باہر نکلنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

(معارف القرآن، ج:٦، ص:٧٠٦-٧٠٧)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمان عورتوں کو شریعت کے منشا کے مطابق پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

اے بنتِ حوا، ذرا سوچ تو
کہاں گئی تیری عزت و خو

یہ کیسا دھوکہ یہ کیسی چمک
جو لے گئی تجھ سے حیا کی جھلک

کہاں ہیں وہ مائیں، کہاں ہیں وہ بہن
جو پردے میں تھیں، تھیں عصمت کی کہن

آج تو نکلی، ننگے سر، ننگے بدن
شیطان کے ہاتھوں میں بیچ دی شرم

خدا کی قسم جو حیا سے ہٹی
وہ جہنم کے شعلوں میں خود کو جلی

قرآن نے کہا حدیثوں نے پکارا
یہی ہے عزت یہی ہے سہارا

ابھی وقت ہے پردہ اپنا سنبھال
ورنہ قیامت کے دن ہوگا سوال

حیا میں برکت، حیا میں راحت، حیا میں عزتِ جاوداں
یہی اطاعت یہی عبادت یہی ہے رحمت کی کہکشاں

عاصمہ اسماعیل